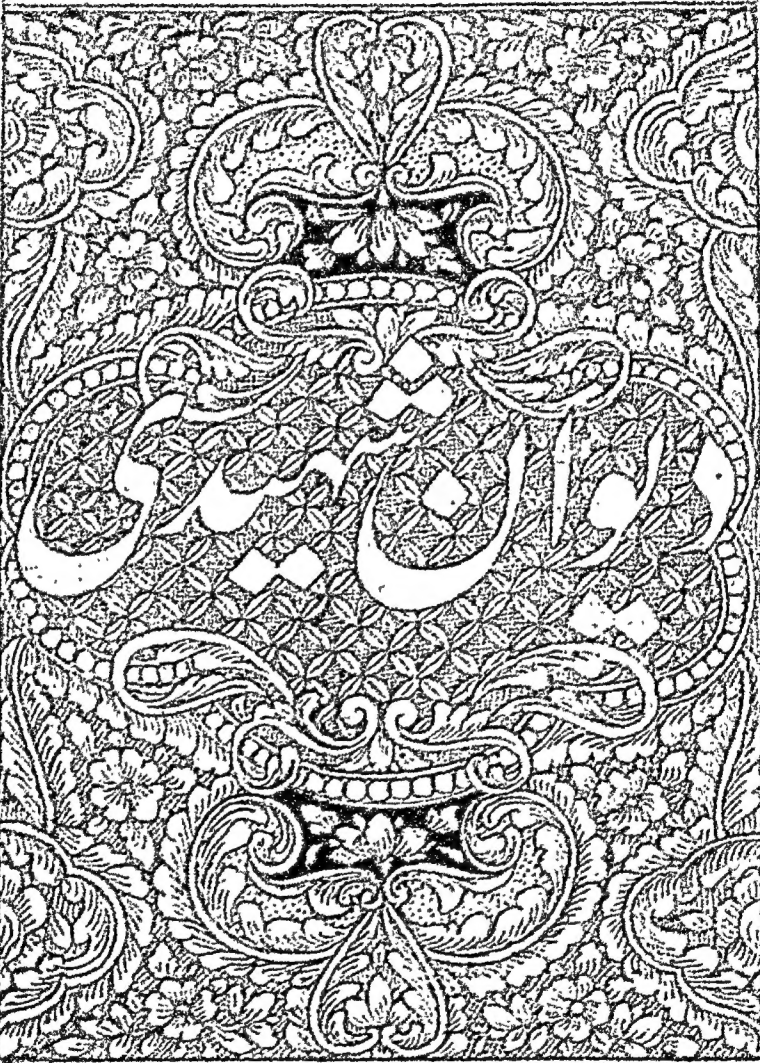


به عنوان مکین و نیکو خلق زمین و زمان



مطبع رفیع هندوستانی پریستش جی پرن کی تمام سی طبع

رقم پیدا کیا کیا طرف لیسم الدکی مدکا
 طلوع روشنی جیسے نشان ہوشک آمدکا
 ولستان ازل میں وہ جلم قتل گھل کا تھا
 چمن پیری گن فراش کی جوم رنگین مل
 عجم میں زلزلہ فرشتہ وان کے قصیر میں آیا
 شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس
 شب روز اسکے صاحبزادہ کا گوارا چنان تھا
 وہ اس عالم میں مرقع بخش تھا جو ذکی ستیکوں
 شب حراج پر نکلا عرش پر دم میں اوتر آیا
 روانہ تینم کو تبریک قطرہ آب سر جسکے
 کشادہ عقدہ باطن میں کا فی نام حق اسکو
 وفات ظاہری سے جو جان میں نہ فرق آیا
 نہ کم قدر اسکے شیرازہ کجہر جانیے اکتے
 گرافنی جسکے جائے اوجہ راہیں انا جاہ
 اودہر الدہ سے وصال دہر خلاق و شامل

و لہ
 سر لوان کھا ہر میں فیہ طلع نعت امیر کا
 نام و خلق کی حجت ہو جہان میں نور احمد کا
 تخت نام و نشان جہنم میں اس کو خیر جہاں کا
 بہار آفرینش ایک بوڑا اسکی مسند کا
 عرب میں شورا تھا جو قوت اسکی آمد کا
 نہ تھا فقر عالم فخر اپنے آب و جد کا
 عجیب یہ یاد تھا روح الامیں کو خج شاد کا
 گیا حبت میں سایہ نیکے طوبی اس سہی قد کا
 بیان اس قلم معنی کی ہو کیا خبر اور مد کا
 کہوں کیا وصف اس فریتم بحر سرمد کا
 کھا اکرا اس کی گنجی ہمیشہ قفل ایجد کا
 وہ جسم پاک کو محسوس تھا صوح مجروح کا
 نہ افزون تیرہ قرآن مجید اسے مجلد کا
 ملا یہ قصہ خضر روح کو او کی زیر جد کا
 خواہ اس سرخ گیری میں ہر شہر شد کا

خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔
 ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے
 یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی
 تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ
 خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔

یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی
 تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ
 خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے
 معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے
 گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے
 لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی
 تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ
 خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔

یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی
 تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ
 خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے
 معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے
 گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے
 لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ خداوند عالم کی
 تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔ ان کے معنی یہ ہیں کہ
 خداوند عالم کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ شعر لکھے گئے ہیں۔

[illegible]

وینکین چھوٹو لکھ عام سراسر دھن ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ننگ کی طرح ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدا ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد رندان میں چٹیکر
سمجھا گنہ کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھپا
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھ کیا فگار

گر وہی جرم میں تم میری سدا نقصان کا
ہو نہ ثابت قدم نہ ترال تصدیق الیاف کا
مرام نہ سراسر شرق ہے ہر رخشان کا
جہاں خاص ہی قبلہ ہو قبلہ شمع حیران کا
دم آخر ہی آئندہ ہو کوش صبح خندان کا
اُدھر ملک بقا میں کروصل میں خندان کا
جھجے کیا خوف ہی بردہ ہو نیشہ شہان کا
میں خواہش طلب میں بیار بن گیا
سیل کے چار سمت سے دیوار بن گیا
غنا نہ قطعہ خط گزار بن گیا
دو دہن میں شیخ صوفیہ خوار بن گیا
اسپر غدا ہے کہ گنہگار بن گیا
منہ دی جہنم کے لئے زنا بن گیا
ہر قطرہ رشک قلم رخا بن گیا
طالع کے انقلاب سحر گل خا بن گیا

میں چھوٹو لکھ عام سراسر دھن ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ننگ کی طرح ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدا ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد رندان میں چٹیکر
سمجھا گنہ کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھپا
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھ کیا فگار

میں چھوٹو لکھ عام سراسر دھن ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ننگ کی طرح ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدا ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد رندان میں چٹیکر
سمجھا گنہ کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھپا
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھ کیا فگار

میں چھوٹو لکھ عام سراسر دھن ہے
سوا اسکے نہیں اپنے ننگ کی طرح ہونے کی
نقد آج کی صورت کا وقت نزع ہو چھوٹو
لگا د پاک کو جو وقت پہنچتی حکم قربانی
صفایہ جان بر لب آمدہ کو میر حاصل ہو
ادھر دار قاسمیں روح کو تن سے جدا ہو
شہید کی مصطفیٰ کا لڑا حیدر کا بیار ہون
شوق وصال تین آزار بن گیا
میری خرابی کی ہوئی تعمیر عیب سے
چٹکے چشم سے دم ادا گل رشک
میں کیا ہوں صحبت بد رندان میں چٹیکر
سمجھا گنہ کو جو گناہ نبی شرع میں
جو دود میر دل سے اٹھا کھا کر چھپا
اچھوڑ کر یہ کا ہی عالم ہے دیکھتا
تیرے خیال نے مری دکھ کیا فگار

دل نواز شد و اهل
 بی جوگر و کی انا و در هیچ بنا
 دی هیچ نگه نرسد و می میر جان باندھا
 رفیق کوشیا و کو جو جسم درم قرار ملات ہو
 کسی بان شستی می بر نه می یاد بان ابرھا
 عداوت بنم جان مینون سے کیا ہو جنگجو ای ظالم
 غیلاں میں جو خالی آگن نافہ ساریان باجو
 کہ جو اون کی سب میں کوہ غم نے لکھو عو رب
 بنافضاجو ای راز شک بنیجہ مر حب ن
 کہ جوئی کا جسم اس خرم حق بجان باند

بنام تاجہ بر سر شکر چہ مر جان
مرا ہر صرہ دیون ہر شاک شاہ گویا
زمانہ نرسہ دیکھا اک نظر ہر شہسج کو
کوی نامہ جانان عرش سے دلا تیرا ہون
شہید اس قدر دانی ہو ہون مگر کر کو شہ گویا
مجھے اک عمر سے تھا موتی کی بہر امان
رسائی ایک تیرو نام کی اسکو نہیں ظلم
وہ کچھ ذات کیا کچھ ہو گا یا بے بین جیلان

تر سے زخمی کا جب ہم آؤں غم کو چنگان با
سب شیریں کامنہ سون ہیں او شیریں باغ
یہ بہتان اپنے عاشق چربٹ اگو گویا
ستوں لک اب سکرنا توں پسے لامکان باغ
لحد پرخل ماتم پارے مہر نشان باندھا
شب قرقت میں تو نے دیدہ گوہر نشان باغ
کمند آہ میں بویا میں نے آسمان باغ
حفاظت کیلئے جیسے طلسم دو جہان باغ

شہید کی کثرت عصیان سے جب کو خوف آتا ہو
سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

حسان پہنچے مرے دودھ آہ کا
ہر جا بہار جلوہ تابان ہو گشت ان
جیسے چاک کے گم ہو شب تیرہ میں شرار
اسکے طرف سے دیکھی ہے بد عہدی اقلہ
اندوہ دایمی میں کئی کس خوشی سے غم

کاکل بنا ہے عارض عارض زیاں ماکہ کا
دھن وسیع ہے مرے مدنگہ کا
خوشید لقمہ ہے مرے زریہ کا
عاشق کے دلے دہم مٹا دے بیاہ کا
مگر جو کچھ غنیم نہ ہو طرب گاہ گاہ کا

بنا تاجہ بر سر شکر چہ مر جان
مرا ہر صرہ دیون ہر شاک شاہ گویا
زمانہ نرسہ دیکھا اک نظر ہر شہسج کو
کوی نامہ جانان عرش سے دلا تیرا ہون
شہید اس قدر دانی ہو ہون مگر کر کو شہ گویا
مجھے اک عمر سے تھا موتی کی بہر امان
رسائی ایک تیرو نام کی اسکو نہیں ظلم
وہ کچھ ذات کیا کچھ ہو گا یا بے بین جیلان
تر سے زخمی کا جب ہم آؤں غم کو چنگان با
سب شیریں کامنہ سون ہیں او شیریں باغ
یہ بہتان اپنے عاشق چربٹ اگو گویا
ستوں لک اب سکرنا توں پسے لامکان باغ
لحد پرخل ماتم پارے مہر نشان باندھا
شب قرقت میں تو نے دیدہ گوہر نشان باغ
کمند آہ میں بویا میں نے آسمان باغ
حفاظت کیلئے جیسے طلسم دو جہان باغ
شہید کی کثرت عصیان سے جب کو خوف آتا ہو
سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا
حسان پہنچے مرے دودھ آہ کا
ہر جا بہار جلوہ تابان ہو گشت ان
جیسے چاک کے گم ہو شب تیرہ میں شرار
اسکے طرف سے دیکھی ہے بد عہدی اقلہ
اندوہ دایمی میں کئی کس خوشی سے غم
کاکل بنا ہے عارض عارض زیاں ماکہ کا
دھن وسیع ہے مرے مدنگہ کا
خوشید لقمہ ہے مرے زریہ کا
عاشق کے دلے دہم مٹا دے بیاہ کا
مگر جو کچھ غنیم نہ ہو طرب گاہ گاہ کا

[illegible]

سنت نبویہ صریحہ میں کیا حکم ہے ؟

اب شہر میدی سے تو ہر خطبہ جنون میں مشوار
دامن پار ہی چوٹا نوگریبان کس کا

اور بھی ویتاجوت سے کر کے منت مانگتا
 سیری محتاجی دلیل فرط استغنا بچہ
 زندگانی سے بچان ایسا ہوں گے ہوتا
 منہ پر کسے بد قسمتی بستی کو سونچنا گداز
 شوق زینت گورمے کا فر کو ہوتا قرار
 زندگی کی تہی تشنگی سے لب میرے کھلے
 ہجر میں وہ لطف حاصل ہے کہ ہر آج وصال
 ہوں گدا پر سوت سر بدتر بچتا ہوں سال
 کوں سے سوالی بلند آواز رہتا تا ابد
 عشق میں ہے بار بار مومن و عالم میرے سر
 سیری شبنم میرے آگے آئی کیوں مانگوں یہ
 ہلو کے رخصت کیا بچان ٹھیک ہوں سیکر مرن

پر فرزون قسمت سر کیا ہیں اہل غیر مانگتا
 کیسا نہ ملتی جھگڑو گراں لاک سے دولت مانگتا
 اپنے قاتل کی دعا وقت شہاد مانگتا
 گمراہ اساقی دعا سے ابر رحمت مانگتا
 دست مشاطہ قدرت سر رحمت مانگتا
 نزع کی تلخی چکھا دیتے جو شربت مانگتا
 سو خوشامد کر کے میں شب بھر کی مہلت مانگتا
 بے کفن گڑبانہ میں سلطان سے خلافت مانگتا
 کیا سپر وں سکین وں کو نوبت مانگتا
 ضعف سر ملتی تو میں بھڑکی طاقت مانگتا
 مرتبہ روز نزل گھنٹا جو ہمت مانگتا
 کاش پہلے اپنے دل سے میں اجازت مانگتا

پر فرزند قسمت سر کیا ہین اہل غیر نکلتا
 کیا نہ ملتی جو جھگڑا کرنا کسے دولت مانگتا
 اپنے قاتل کی دعا وقت شہادت مانگتا
 گھر اساتقی دعا سے ابر رحمت مانگتا
 دست مشاطہ قدرت سر بہیت مانگتا
 نزع علی تلخی چکھا دیتے جو شربت مانگتا
 سو خوشامد کر کے یں شب بھر کی ہدایت مانگتا
 بے کفن گڑنا نہ میں سلطان سخاوت مانگتا
 کیا بعدِ رحمت حسینِ دہل کو نوبت مانگتا
 ضعت سر ملتی تو میں حضورِ سحی طاقت مانگتا
 مرتبہ روز ازل گھنٹا جو بہت مانگتا
 کاش پہلے اپنے دل سے میں اجازت مانگتا

[illegible]

نقد و لوا و دیگر مستوفی شریعت و شریعت
نقد و لوا و دیگر مستوفی شریعت و شریعت

وہی ہے جو جبروتِ تعالیٰ کے عکس مراد
ضیق کا درخت کہ میں دیوانہ زندان میں چھپا
نارنگ بن کر ہر شکل کی بہت سے چاہت
حسن گر ہو جا معصوم تر کی صورت مانگا

کے جھکے ہیں جھکا جہم امام پیشہ کا
وہوں کو مست نہ لگا ہے شام پیشہ کا
پیشہ کا ہے لایا پیشہ امام پیشہ کا
وہوں کو مست نہ لگا ہے شام پیشہ کا

نہیں ہوا کہ اس نے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے ایک نیا شے سیکھی ہے جس سے تم سب کو خوش ہو سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔

روان ہو سیکو نہیں فقیر شمشیر
کرتیرا مرد ہوں ساقی خدام شیشہ
زبان حال سے یہ ہے کلام شیشہ کا
محال نل کی طرح الیت م شیشہ کا
ہمارے دل میں ہے نقشہ تمام شیشہ کا
کایہ بن میں کہنے نازک بن دام شیشہ کا
قیامت او بھی لایا خسرام شیشہ کا
کہ خوش نما ہے رکھو و قیام شیشہ کا
نہ تجھے ہو سکے نازک ہر کام شیشہ کا
یا ہو کر تری زلفت میں نام شیشہ کا
ایک پر سے اس پر قندری پرواز کا
تیغ بانی میں کیا کلام و عشق تیرا کا
شمع بزم روح ہر شعلہ تری آواز کا
وا و تر شہ آج دن ہے عاشق کج ناز کا
کل جہان قایل نہیں قرآن ہی سجاد کا

تجھے شال سیر نہ ہو کہ رسا دوک
نقال مجھ کو نہ بزم شراب سے باہر
بقدر صرف تجھے دعو شراب پیر سخاں
ہزار جہان سے کر خر خرم خورد لکین نہ
وہی لطافت صورت وہی صفات درون
نہ چھپ سکے ترمقہ بزمین کجا جو بہت
بلاتے جان تہی تجھے ببال ہی ترکانی
نماز منع نہ میکش کہ ہوگی پیر سخاں
تو اس ہنرمین نہیں شیشہ کا کوئی چیز
نہ تیرے ساتھ شہید کی کو سیکھی ہو
تیغ کسا روش پراغت ہوا مونا کا
جیش ابرو دکھا کر در سے مار دجے
خود ہر شمع بزم ظاہر تو دم و عشق تیری
کو خفا و عیش و وصل یاد پر راضی نہیں
کیا غیب نگر ہے میر سے سخن کا مدعی

نہیں ہوا کہ اس نے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے ایک نیا شے سیکھی ہے جس سے تم سب کو خوش ہو سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔

نہیں ہوا کہ اس نے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے ایک نیا شے سیکھی ہے جس سے تم سب کو خوش ہو سکتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں سیکھیں گے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

| | |
|--|---|
| مکمل دکھلائیے کہ وہی قیامت ہے جو آج بھی جب شوق رنگ حنا کا پردہ دیکھ کر چشم پر بارشِ فرد شعلہ نشان آگے جلاوا جل نے مری جان بخشی کی رکتے کی جانیں کیا رشک سچا پگلیاں | وعدہ سچا ہے تراستی فردا سچا کھت روشن بھرمیں او سکے ہر فیما کو لب دریا دریا چرخان کا تاشا اچھا میں ہمتی کو تہہ بن دم عیسیٰ اچھا اگر عبادت کا نہ عازم ہوا اچھا اچھا |
|--|---|

| |
|---|
| میں تو سچا ہوں ہزارا کو شہید می لیکن میرے سچا ہونے سے کب یہ دل شیدا اچھا |
|---|

| | |
|--|--|
| بازوی روح القدس میں چہرہ تیر کا چہرہ سے چہرہ ناتواں کے رنگ الیا اگر کیا نہر حلق شنگار سے دہم پانا ہے آب دل مرا حلقوں سے او سکی رکت کی عازم میرے دیوان کو تماش کرنگہ غور سے نام ہی سنتے رہو پر ہم نہ پڑھتے آئے کہی رعد عاشق کی خفاں جسیدم کا ہر لقب تو جو تیرا بریاک شب چہرہ کہتی خلیق | دل سینہ عیسیٰ کے لایق دم تری شہر کا جانتی ہے خلق گردہ قیس کی تصویر کا ہلہا سے کیوں نہ سیرہ یا کی شہیر کا ایک دیوان ہے ہستہ سیکڑوں رنگہ کا ہر ورق ہے اک مرقع یا کی تصویر کا خاک باسے یار کہتی ہے غور کیوں صاف ہے نام او سکی نالہ شہیر کا یاد ہے او سکو تل خورشید کی شہیر کا |
|--|--|

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میں نے
اس میں کوئی ترمیم نہیں کی ہے۔

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

شب تارکینِ شوق ہیں شریکی تہی سے
سلا کر قبر میں کھولا کفن تر و پاکش کا
تراسیبت فن ہے نورانِ حسن کا سیہ بہ
دیارِ عشق بازی میں گلوں کے ہر دہن میں
کیا عیسے نے مجھ کو نوش جان کر خون دل پنا
گھستان میں کیا سوچ بھانے ٹھکڑے ٹھکڑے
لنگھ لنگھ میں اس شوخی پر استغریزی
مصور سے بہت ملتی ہے اس تصویر کی صورت
کیسکویاں نظر آتا نہیں جو رشید و دانا

یہ رونی تھی نیرِ خاک پر شاش ہے گویا
صبحِ حشر کا سو جا سے پردہ فاش ہے گویا
مردِ نواب گروں پر اسی کی فاش ہے گویا
نہیں یہ سکہ جیکے ماتھے میں قلاش ہے گویا
مرضِ عشق کی بہتر غذا یہ آتش ہے گویا
لنگھ و قتل میں زیرِ تیغ سیری لاش ہے گویا
گمانِ بیندہ کو جو ہر سر پر شاش ہے گویا
کچی نقشہ نشہ میں نقشہ نقاش ہے گویا
سراسر خلقِ عالم دیدہ و خاش ہے گویا

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

شہیدِ رمی جب رقم کرتا ہوا پناش و لوہین
صریرِ خامہ ملکِ غیب سے شاش ہے گویا

تو نے شبِ غم بانوں نہ داماں سے نکالا
حسرتِ زمین کو چہ جاناں سے نکالا
قربانی انسان کا نہیں شوق گراؤ سکو
اجاب کے کاغذ سے سو گرا جاتا تھا جدم

سرِ صبر قیامت ڈگر بیان سے نکالا
آدم کو نہ یوں وضہ رضوان سے نکالا
پھر غنیمت کے ذل کیوں مجھے نذران سے نکالا
تا بہت مراگو غریبان سے نکالا

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے
نقشہ سب سے پہلے کیا ہوتا ہے

چونم کرد وقت کرشمه بروی خمدارید
بیشتر شکستین سے قفس میں کوئی دم نہ میر
بند ہے قہر ہے اس سبک کی فصل کا در
اور یہی چو کا درون جیب سناگ جگہ کا ہل
چود ہوں تاج میں چھان شبہ تخت اشاع
نقادہ رو بولوش نجابت کھلا سیلا ہے
راہ لی ہر نیک دیر فیض بہشت و نازکی
آسمان کے نام تری و اسد خلعت عقل ہے
خدا شکستین لب نگین رخ تابان ہوگا
روز و شب انکھوں سے پرتی تیری صورت
کرتے ہو مجھ کو گہر پر مرے دل کا سودا
اس قدر لطف نہ فرماؤ شب وصل میں تم
سرتین ہو گئیں عریان ہوں تنو کو کا تھون
دوست نے خاطر دشمن سے کیا جھکے ملاک
قابل نرم حریفان ہے نہ ہر جالی ہے

بول اوہی مشاہد آج ہنس تیر کا جو کھل
مردوں پتھر کا نہ اٹک کوئی تیرا پر کھلا
بیکشی کے شغل میں جو میرے گلزار کھلا
حسن اس آئینہ کا لئے سو خاکستر کھلا
جہان کے خیم مقابل وہ رخ انور کھلا
کاشن کین پر نہ میری قبر کا پتھر کھلا
بیکشی کا حال عاشق کو شب محشر کھلا
ای ہمدیدی راز میرا خلق پر کوئی نہ کھلا
نازد شوخی میں نہ تجھ سمہ تابان ہوگا
کب قوی سردری اگر میں خزان ہوگا
نہ خرید وید ای اور یہی ارزاں ہوگا
روز بجران مجھے اندوہ فراوان ہوگا
اب ہی ناخون میں کوئی تار گرہ بیان ہوگا
موت یہ ہے کردہ کم حوصلہ نازان ہوگا
تو شہیدی اسرار کیے پشان ہوگا

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے
مردانہ جہان میں ہے جس کا ہر دم ہے

البتہ وصل شوق سے جنبش تہی قندک
 سرگوشی اسکو صاحبِ غمت کو بھی نصیب
 سو کام مجھکو نالے سو کندن پڑا و پنا
 کب ہم نہ روئے مجھے تیرے ناز عشق سے
 ناگہ یک چسکتے ہی الیا وہ گم ہوا
 کیا جانتے تھے یوں میں جو پڑ گیا سنا
 کیونکر آسان مرے دل سے ہو غم یاد کا
 ضعفِ سحر کا وہ عالم ہے اگر وہ ہوں
 اس سے تانسعِ خاطر اس سے لحدِ مین ایذا
 ربطِ حسیان ہے مجھے کفر سوزا زندہ ہو
 زور آیا ہے کلائی میں جواب نام خدا
 ہو سکے لالہ کے سینہ سے سیاہی زایل
 تیرے گلشن میں ہمیشہ رہے شبنم کی بہار
 زاہد شہر کی ہے طرفہ خرابات میں میر
 ہم خلافت کسی دریا کی گہر میں ہیں

مرغ برینہ سر کی طرح کچھ چسپان تھا
 نالہ مرا مصاحب کہ وہ بیان نہ تھا
 مضمون شوق کیا تھا جواد شیرازی تھا
 کب عذر خواہ وہ بت شیریں زبان تھا
 دونوں جھپان دھونڈ مویں میں نہ تھا
 ان بیو فانیوں کا شہسیدی گمان تھا
 روح غالب سے ہو اگر تپ ہو دشوار جدا
 خلق سمجھے کہ ہوا کچلی سے مار جدا
 مرض موت جدا عشق کا آزار جدا
 یا رگہ جان سے نہیں رشتہ زار جدا
 اکیدم ہاتھ سے موتی نہیں تار جدا
 داغ عاشق کے چار سے نہ ہونہا جدا
 لطف سینہ سے ہنو موتیوں کا بار جدا
 پی کے مچھو جہاں پھیسکے ہے دستار جدا
 دم میں سو بار ملے اور مویں سو بار جدا

ذیل انگریزی

[illegible]

کمال سے زیادہ
 ہر شے کی ایک خاصیت ہے
 خود بخود خود آتا ہے کہ یہ ہر شے
 اوس کے لئے ہے کہ ہر شے
 کب کی نہ ہو گی کبھی
 اسے نہیں دیکھتا
 جسم و جان بے آواز
 کمال سے زیادہ

وہابیہ

وہ
شما و فخران میں قصد چل کر فتنہ الی کا
سبق و دونوں طوعیان ہند و شیریں
سب سے سامان کچھ نہ شادمانی کا
کچھ سب بیان سے سامان کچھ نہ شادمانی کا
دل پر چل کر حرکت شیریں شادمانی کا
دل پر چل کر حرکت شیریں شادمانی کا
بھروسہ کو غلط فہمی کی شادمانی کا
بھروسہ کو غلط فہمی کی شادمانی کا
بھروسہ کو غلط فہمی کی شادمانی کا
بھروسہ کو غلط فہمی کی شادمانی کا

ہوا ہوں جسے آفتقہ قد رعنای دیکر
 عرق حنا رنگوں پسینہ ہے پیمبر کا
 میں جنت کی فاصد بھیجتا ہوں کہ میں جہانین
 خداوند اثر کم ہومہاری آہ و نالہ سی
 جنوں افزوں ہے گرفتار کم کرناہی خون
 خدا جانے وہ کیا بکھا میری قبر پر لگے
 ندامت صید عشرت دل مرا پروردہ غم سر
 و عائن بانگتا ہے دکھی عاشق کا خطا او
 دکھایا اپنا روی آتش جہانین سخن کو ہیں
 کہیں خدا و پہلا کر جو مجھے بات کرتا ہے
 یہ سچا الیک تیرا دل نہ اسی شیریں کہو ہا ہر
 کیسے عارض کیوں کہ جو بکھو یاد آتی ہے
 چلے ہے کشتی می رات دن بخل میں ساقی کی
 درو دیوار پر چھاپے لگے ہر خونگوا کی قفا
 تجھے نہ بھیجے اسد و طوق سو نغرت راکر

طایفہ پیر مہر
 خزانہ عاشق و معشوق و دل
 خطاب بہ اختر غیبی نہیں ہے چمن تران کا
 اور کھا پاسو نعل سے جواز سید زبایوں کے
 بہت بچان کر معقول تیغ و شمشیر کا
 بڑا کا ندھا تو دے تو تم ہی تار عالمین شہزادہ
 شہ سیدی شہ کبر کے ان ہی ہمارے چکا چشتی
 ہی علم راہ بیفت گزرا تو انی کا
 گزرجی ستارہ غالب سے علم جادو دانی کا
 چھپا چھپا کر کی غلہ ستارے شہزادہ گالی کا

بہشت کا رخسار قاف لے راہ منزل کی
پھر منزل تجھے پہنچ عشق اکدم رہ نہیں سکتا
تعلیٰ اپنی جان باز غلج اور شک تو رہا
لگاہ شوق میں ہر ایک پیرو جو جو خوشتر
خیل میں ہے غلج لے کر کیا خدائیں کھا ہوگا
سیارک لے کر گل نعم شہیدان خندہ تازہ
پھر کرتا ہے راتوں کو جگتا تاخیر غلجانی
تغیر حال میں اپنے ریکا شام مشترک
کجا ریخاں سے عشق لے کر غوی چاہا
وہ خود فرمان میں ہے اسکا تخیل کیا تر و تازہ

سفر میں ہر سو کج گزشتہ کیا گمانی کا
عدم لجا لگا جو کج کو جس تیری تانی کا
نہ کچھ اکوی پر وہ انہی شمع آسانی کا
بہشت طرف ہے عشاق کو عالم جانی کا
بھر و سار تو کچھ قاصد کی تقریر بانی کا
ہو اشوق اس کے فخر کو نیام نہ غلجانی کا
انہیں محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
ابھی سے پلو چہا بیجا ہر انجام کر کھانی کا
عشت تو لیل نالان ہے اس گنہ رانی کا
شب شرت میں بھی ہو غم نہ ہو گمانی کا

ہماری سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صوفی سادہ
نظر کیا آئے تجھ کو محو تو نیزنگ مانی کا

میں معتقد ہوں خوش عشق خندریکا دل
کب سبیل بہشت معطر کرے دماغ
اُس نے مساحت جیل طرکے لے لے
کہتے ہیں گل عرق سے خد کے حبیب کا
گر ہو بچے نفع اسکے نہ کیسوی حبیب کا
خجش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا

بہشت کا رخسار قاف لے راہ منزل کی
پھر منزل تجھے پہنچ عشق اکدم رہ نہیں سکتا
تعلیٰ اپنی جان باز غلج اور شک تو رہا
لگاہ شوق میں ہر ایک پیرو جو جو خوشتر
خیل میں ہے غلج لے کر کیا خدائیں کھا ہوگا
سیارک لے کر گل نعم شہیدان خندہ تازہ
پھر کرتا ہے راتوں کو جگتا تاخیر غلجانی
تغیر حال میں اپنے ریکا شام مشترک
کجا ریخاں سے عشق لے کر غوی چاہا
وہ خود فرمان میں ہے اسکا تخیل کیا تر و تازہ
سفر میں ہر سو کج گزشتہ کیا گمانی کا
عدم لجا لگا جو کج کو جس تیری تانی کا
نہ کچھ اکوی پر وہ انہی شمع آسانی کا
بہشت طرف ہے عشاق کو عالم جانی کا
بھر و سار تو کچھ قاصد کی تقریر بانی کا
ہو اشوق اس کے فخر کو نیام نہ غلجانی کا
انہیں محتاج ویرانہ ہمارا پاسبانی کا
ابھی سے پلو چہا بیجا ہر انجام کر کھانی کا
عشت تو لیل نالان ہے اس گنہ رانی کا
شب شرت میں بھی ہو غم نہ ہو گمانی کا
ہماری سادہ رو کا چہرہ ہے ہر صوفی سادہ
نظر کیا آئے تجھ کو محو تو نیزنگ مانی کا
میں معتقد ہوں خوش عشق خندریکا دل
کب سبیل بہشت معطر کرے دماغ
اُس نے مساحت جیل طرکے لے لے
کہتے ہیں گل عرق سے خد کے حبیب کا
گر ہو بچے نفع اسکے نہ کیسوی حبیب کا
خجش کیا کلیم کو عہدہ جریب کا

نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن
نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن

| | |
|--|---|
| میرے نالوں سے ہنر خورشید نوا غنایب کیوں کر بیان چاک میں نگین قیام میں قدر دانی عاشقی کی ختم ہے عیسا و پر پھینک دی چراغین جوش جوش کو چاک مقتل گلشن میں آیا ہے یہ زنا خدین اصلی عاشق کو نکسین نقل سے ممکن نہیں وہ تراقد ہے صنوبر کو دکھای فاختہ جو کہ انداز جنا خنجر میں ہر وہ گل میں کہان ایشان سے جوش گلشن تک تجو میں لاکھ دام باغین عیسا و کا گچھین سے پہلے ہو گدار حضم جان گچھین عیسا و دشمن با زبان | بندہ ہی ہے پرگشت انیس ہوا غنایب گزنہ میں مست شارب نغمہ بے غنایب لاکے گل ہر روز کرتا ہر فدا غنایب گل جیسے کہتی ہیں سب یہ قبا غنایب کہ قدر تھا گل کو فکر خون بہا غنایب بچوں کا غنہ کہتے ہوں حاجت روا غنایب وہ تری رخسار میں گل کو دکھای غنایب کیا وفا ہو میرے ہمسر ہو فدا غنایب کاش ہومرچ ہوا زنجیر پای غنایب صنچم خالق سے ہر یہ التجای غنایب وقت تیری فضل کا ہر ای فدا غنایب |
|--|---|

| | |
|--|--|
| قدہ عاشق کو صبح شد تک پایاں نہیں کیا شہید ہی سے بیان ہوا جرای غنایب | آہ تیرے لے کے کوڑی محنت گر نہ ہو بے عقل شیشے توڑ کر |
|--|--|

| | |
|--|--|
| دل کی ہی دل ہی میں ہوس آج و باج یہاں کے ہر گھر گویا شہد ہر گھر جو یوں کا یہ ہنا کر بٹا زور بٹ ہر گھر | دل کی ہی دل ہی میں ہوس آج و باج یہاں کے ہر گھر گویا شہد ہر گھر جو یوں کا یہ ہنا کر بٹا زور بٹ ہر گھر |
|--|--|

نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن
نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن

نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن
نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن

نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن
نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن

نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن
نہایت سے بے اختیار ہو کر آواز دے کہ کب دن

رشک پیر بجھاتا ہے میر حب کو
 گلشنِ حسن کے ملاؤں کے پھینکے کر لیے
 گو میں تائب ہوں ہر انکار کا موقع ملے
 میں گرا ایک سیوہل اوٹھا یادِ فروغ
 خمِ گردن بیتیاریِ فرتقین تو دی
 چشمِ جانان ہی ترے سحرِ قابل ہے کہ تو
 وصل کی بات کا لطف اس نے پوچھو جو خوش
 فتنہ و شر کا سبب غمزدہ سفاک ہوا

ایک معشوق پری چہرہ ہو دو جام شراب
خوڑہ زربہ اگر داتہ تبادام شراب
خود بہر زینم میں مسجوب و گدگد نام شراب
واقعی ہے سبب لغزش اقدام شراب
نثر و قفل سے مجھے موت کا پیغام شراب
کل نرگس کو بناوے گل بادام شراب
آپ بیوش مہر الی کے سر شام شراب
عہد میں تیرے پری مُخت ہے نام شراب

طبع پھر جو بن پتے تاکہ دوبارہ نہ بچھے
اگر شہنشاہی اسے ہم کیوں کہیں جاوے شراب

لطف سود کیسے بلا کر اوسی کجیام شراب
 پیشتر آمد جانان سے ہوا میں ہوش
 سفر ثابت ہر ترے چشم کی محسوس سے
 او کی مخلص میں رہیں تاکہ عاشق کو
 سرے شیشے کا ہے مجلس میں تنگی خیال

دوستکی رات میں کیا لکھی میری کلام شراب
ہو گی حق میں مرے وصل کا پیغام شراب
کیسے سکون ہے، یہ ہے صفا اسلام شراب
دور ازل میں بلا دیتے ہیں بھر عالم شراب
دیر میں جیسے دہرے زاہر اضماع شراب

647014

اے دوست کو عطا ہوئی ہو میان کی نسبت
 تیرے دیکھتے ہو انور کا ایام شراب
 منزل عشق میں ہستیا رکھو شراب
 جگو درکار سے اس راہ میں ہر گام شراب
 باغ تہذیب کی گرجے سے بچنا شراب
 ناز و نفرت کی گرجے سے بچنا شراب
 ہنس مازی سے مازی بزم شراب
 پاکھتے اپنے ہر سے مازی بزم شراب
 انہر پر گرا ہوا چاندی ہر سے بزم شراب
 حکا کہ ہر سے بزم شراب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

دلوان شہیدی

باسم سنانس پرچہ کی بالیوں کے
 پرچہ میں نہی زینت کو سر بنایا گیا
 بلے جوری میں سکھو بیٹے کان کا یار
 بوزے اسی خوشین کو بیسے شفا
 وقت گزرتا آواز شوق کا جیسا نہ ہو
 اسے سپیاری یوں نہو سنا میں
 رویت ہائے ہولناکی

دلوان شہیدی کی سادگی کا
 دلوان شہیدی کی سادگی کا
 دلوان شہیدی کی سادگی کا

اس کا دلوان شہیدی کی سادگی کا
 اس کا دلوان شہیدی کی سادگی کا
 اس کا دلوان شہیدی کی سادگی کا

| | |
|--|--|
| <p>بہر لحظہ زخم تازہ ہے اس کا قرار گاہ محتاج بعد قتل شہید می جوین شہین میں جنبش لب کو دیکھ کے سہا سخن موج ہر دل میں ترے جلوہ واحد کا ہے قوت تیرے ہی بودوش کاشاق ہے کافر دیوانہ ترا بنا تعلق سے ہے آزاد وہ گل جو ہمارے کو ترخوض میں آتا شاد گری اپنی صبا لاکھ دکھاوے</p> | <p>بہر لحظہ زخم تازہ ہے اس کا قرار گاہ محتاج بعد قتل شہید می جوین شہین میں جنبش لب کو دیکھ کے سہا سخن موج ہر دل میں ترے جلوہ واحد کا ہے قوت تیرے ہی بودوش کاشاق ہے کافر دیوانہ ترا بنا تعلق سے ہے آزاد وہ گل جو ہمارے کو ترخوض میں آتا شاد گری اپنی صبا لاکھ دکھاوے</p> |
| <p>پوشاک سبک کی زکھ عرض شہید می مے چاک آویان نہوا پیر ہن موج</p> | <p>پوشاک سبک کی زکھ عرض شہید می مے چاک آویان نہوا پیر ہن موج</p> |
| <p>شروط ہے جو کچھ او دیدہ خون سبک آج ہر تویہ حرمت ہر جسکی زبان پر گل قری مستغرب کیوں نہو سو سوین کھنکھے پلور میرا دم سے ہی مر دیت خون میں رونق وعدہ رویت کا ہے سرفوت تر از ادوار</p> | <p>شروط ہے جو کچھ او دیدہ خون سبک آج ہر تویہ حرمت ہر جسکی زبان پر گل قری مستغرب کیوں نہو سو سوین کھنکھے پلور میرا دم سے ہی مر دیت خون میں رونق وعدہ رویت کا ہے سرفوت تر از ادوار</p> |
| <p>یکے دو میل گذر جای کا کہا تو آج مست آتے پہ جلا خانہ خار سے آج دہم دیکھتے کیوں میں مجھے پیا سراج کیا برستی ادوی درد دیوار سے گز آہ کچھ چارہ نہیں حسرت دیا آج</p> | <p>یکے دو میل گذر جای کا کہا تو آج مست آتے پہ جلا خانہ خار سے آج دہم دیکھتے کیوں میں مجھے پیا سراج کیا برستی ادوی درد دیوار سے گز آہ کچھ چارہ نہیں حسرت دیا آج</p> |

دلوان شہیدی کی سادگی کا
 دلوان شہیدی کی سادگی کا
 دلوان شہیدی کی سادگی کا

| | |
|---|--|
| <p>شکر سے طو ملیوں کو نہیں عشق حقد مین ہوں بشیر کلام بشیر ہے مرا کلام سینہ سے وہ جو کان ملاپٹ لپٹ گیا</p> | <p>کل طیر ہند محوسین میر سے کلام پر حاس کو اعتراض ہو حق کے کلام کیا آچلے تھے زخم طکار امتام پر</p> |
| <p>الہ ہے جو وصل شہیدی کو ہونے نصیب عاشق ہوئے ہیں ایک بت ذی قشام پر</p> | |
| <p>پہلو میں تپش دلو کو ہے سہل کے برابر ہے حال مرا مر دمک چشم کے مانند مگرے شط الفت میں ہو لاکھوں سفینے بے یار سہیں قتل کیا سیر حسن نے تم وہ ہو کر چٹ نام کے لیتے ہو گڑلو یا شاہ بخت ایک نظر لطف او ہر ہی مقتل میں شہیدی کو غبت دہونہ پر</p> | <p>سہل بھی نہ تر پے گامری دیکے برابر اس بات میں کچھ فرق نہیں تھکے برابر تختہ نہ لگا ایک ہی ساحل کے برابر ہر شمع ہوئی بیخ جماعی کے برابر مشکل کوئی چہائی یہ ہو گڑل کے برابر مشکل ہی نہیں ہے مری شکلی کے برابر ود سر ہے دھر خنجر قاتل کے برابر</p> |
| <p>سہدوش رکھے سرو قد ان کو نہال کہ ہو ایک بوسہ میں دمن نالہ پر شکر یار نیک تر خیال سے ہون تیر واسطی</p> | <p>کشت آبی مینظر ان پائیاں کر تیغ نگہ سے قطع زبان ہواں پر جس پر ہی جا نہیں تیر و دلیر خجائ کہ</p> |

شکر سے طو ملیوں کو نہیں عشق حقد
مین ہوں بشیر کلام بشیر ہے مرا کلام
سینہ سے وہ جو کان ملاپٹ لپٹ گیا
کل طیر ہند محوسین میر سے کلام پر
حاس کو اعتراض ہو حق کے کلام
کیا آچلے تھے زخم طکار امتام پر
الہ ہے جو وصل شہیدی کو ہونے نصیب
عاشق ہوئے ہیں ایک بت ذی قشام پر
پہلو میں تپش دلو کو ہے سہل کے برابر
ہے حال مرا مر دمک چشم کے مانند
مگرے شط الفت میں ہو لاکھوں سفینے
بے یار سہیں قتل کیا سیر حسن نے
تم وہ ہو کر چٹ نام کے لیتے ہو گڑلو
یا شاہ بخت ایک نظر لطف او ہر ہی
مقتل میں شہیدی کو غبت دہونہ پر
سہدوش رکھے سرو قد ان کو نہال کہ
ہو ایک بوسہ میں دمن نالہ پر شکر
یار نیک تر خیال سے ہون تیر واسطی
کشت آبی مینظر ان پائیاں کر
تیغ نگہ سے قطع زبان ہواں پر
جس پر ہی جا نہیں تیر و دلیر خجائ کہ

خداوند احسان تو ترستی برین آید ز خاک
چو بوی مال سے نکلا از یک باغ جویں

خداوند احسان تو ترستی برین آید ز خاک
چو بوی مال سے نکلا از یک باغ جویں

تنگ آتشکدہ شد سے ہوں صہاب حرم
کھینچ کر تیر مری لاش سے خرمندہ ہوں
عشق میں زخم و حسرت ہو میرا عشق
جانہ کعبہ سے مجھ کو کشتن دینا جواب
دوسرے گل تربت لے لے ہو خوشک
گر نثار قدم دوست ہو اوجہ جان

بھیجے تیرے مجھے تھکے خن خاکستار ہوں
دل میں رکھتا ہوں ترانہ میاں ہوں
شاید اس حال سے واقف نہ ہوں کہ
میں نے پہنی تھیں اتنی ہولی پوشت ہوں
دیدہ فیس مصیبت زندہ و نساگ ہوں
ای شہید ہی ہوں جانین خاک ہوں

روایت سین مہملہ

یہ تیرے عہد میں ہو گئی ہزار ہوں
چشم ہے ساقی میخانہ و عمور طمع
ہوں عشاق اس آہنگ محافت کریم
طالب دست درازی ہی گزشتہ نہیں
چشم بیمار کو ہوا اہل ہوس سے پرہیز
گر ہوس دور ہو سب کچھ ہو تہیام ہوں
ترک لذات ہو مظلوم ہیں جنت کو طعم
ہم ہوں تاک میں مکن ہنسن ہو کیف

عشق کو بھوک کے عاشق ہو خیر ہوں
سب میں دار و دیو سیالی بیمار ہوں
شوق کے ساز کو دکا رہی وہاں تار ہوں
ہونگے اخراجی زمانیکہ گرفتار ہوں
یا الہی نہ ہو پیدا مجھے آزار ہوس
گنج مقصود کے در پر سے اوٹھا مار ہوں
ضرقت بد میں پوشیدہ ہو زار ہوں
لب جاموش سے انہی ہوا ہمار ہوں

دولت شہیدی
وہ تیرا
دین جاویں
روایت سین مہملہ
بار آورہ ہو کا لون میں ہزاران سقرانش
آہن کو بنا دی ہے تھی دل کی سیبا
سے نصف میں تو ہو گیا ہوں ہوا دل
موسیٰ کویش نار میں آئی نظر آتش
گلزار غمت میں دل بزرگ و بزرگ
عاشق سے آگاہ ہوں عاشق دل بزرگ
عاشق سے آگاہ ہوں عاشق دل بزرگ
عاشق سے آگاہ ہوں عاشق دل بزرگ

شیرین دل و شیرین زبان
شیرین دل و شیرین زبان
شیرین دل و شیرین زبان
شیرین دل و شیرین زبان

دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک

دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک

دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک

دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک
دل چاک و دل چاک

چشم من فدک تفسیر جو بار و کس مرد
وسلکی شب پاران دونوں پرتا ہر جہ
لیکھ شمع نور گر آوے فرشتہ موت کا
اوس پر لکھا شعلہ آواز ہے نادر طلسم
دکنو نصرت سبکو ہو او شیکو خوانان جمل خلق
عاشق صادق کو اسکے روز رخوت کی رات
اس رخ و لب کے میں نخل سبز گل مل انجمن
جلوہ روشن کا ہر کسبت کی یارب من عام
ملین وہ ماتم دوست ہوں یاں شادی چھکر
خو ایش طبع دلی اور میرا عشق نام تمام
ایک شب تو را الہی ہو دعا میری قبول
دیکھتے والو سچ تیری ہے سند آئینہ رو
اپنے جاننا دن کو تو تھکھیلی ہو چکر چہرہ
صند بھران و فرط شوق و امید وصال
شمع گل کر شمع اوں بونے دلی طرح چکر

دل میں اوس شمع نعل خانہ آرزو رنگ شمع
ایک سائے کی فہمے میں سادہ خوش رنگ شمع
پھر درون اور شمع عدیم میں سرنگ شمع
دیکھ لے جس نے مذکبہ ہو جو ہم تنگ شمع
قدر و قیمت میں ہیں کسان اہل گشت شمع
ہر سپر و ہر ہرین فانوس میا رنگ شمع
جیسے اس نالان گریبان نعل میں چاک شمع
نور میں کسان میں تجار کا ہر رنگ شمع
مرثیہ خوانی کی خاطر مولیٰ رنگ شمع
بانہ سبز و نشہ مل نعل زینت شمع
پہلو میں وہ شعلہ وہ ہوش ہو چکر شمع
ایک نور تیرہ سی ہو خلق چرنگ شمع
کیونکہ میں نخل میں بڑا کی ہو نگر شمع
بادتہ دعوت فرنگ رنگ شمع
میری محرومی باعث شمع مولیٰ ہی چکر شمع

دل میں اوس شمع نعل خانہ آرزو رنگ شمع
ایک سائے کی فہمے میں سادہ خوش رنگ شمع
پھر درون اور شمع عدیم میں سرنگ شمع
دیکھ لے جس نے مذکبہ ہو جو ہم تنگ شمع
قدر و قیمت میں ہیں کسان اہل گشت شمع
ہر سپر و ہر ہرین فانوس میا رنگ شمع
جیسے اس نالان گریبان نعل میں چاک شمع
نور میں کسان میں تجار کا ہر رنگ شمع
مرثیہ خوانی کی خاطر مولیٰ رنگ شمع
بانہ سبز و نشہ مل نعل زینت شمع
پہلو میں وہ شعلہ وہ ہوش ہو چکر شمع
ایک نور تیرہ سی ہو خلق چرنگ شمع
کیونکہ میں نخل میں بڑا کی ہو نگر شمع
بادتہ دعوت فرنگ رنگ شمع
میری محرومی باعث شمع مولیٰ ہی چکر شمع

دل میں اوس شمع نعل خانہ آرزو رنگ شمع
ایک سائے کی فہمے میں سادہ خوش رنگ شمع
پھر درون اور شمع عدیم میں سرنگ شمع
دیکھ لے جس نے مذکبہ ہو جو ہم تنگ شمع
قدر و قیمت میں ہیں کسان اہل گشت شمع
ہر سپر و ہر ہرین فانوس میا رنگ شمع
جیسے اس نالان گریبان نعل میں چاک شمع
نور میں کسان میں تجار کا ہر رنگ شمع
مرثیہ خوانی کی خاطر مولیٰ رنگ شمع
بانہ سبز و نشہ مل نعل زینت شمع
پہلو میں وہ شعلہ وہ ہوش ہو چکر شمع
ایک نور تیرہ سی ہو خلق چرنگ شمع
کیونکہ میں نخل میں بڑا کی ہو نگر شمع
بادتہ دعوت فرنگ رنگ شمع
میری محرومی باعث شمع مولیٰ ہی چکر شمع

تیری ظلم اور گھل چڑھے ہی عیاں کے نصیب
جب آتے کشا میں چڑتے میں اہل کچل

ای شہیدِ زندگی کا دردِ سرِ جاں مارا
میرے حق میں جو پھر خیر ہوئی انجان کے پھول

کیا سیاہی ہو شب بھران کی درجہ بانٹوں دل
ہوتے دیکھا ہر تماشا آدھ سیلاب کا
وصل کی شب میں تھا دلہ اکو بی فطر
نقد شیریں مثال ہے تو اس شاخ نبات
شعلہ کو زرش نہیں ہوئی مکان تدین
ایک دلبر کے ہوں مفتون جلیح دودھ دار
یقیناً ریاض کی سین کیونکر حیا دن یاد کو
بغض شیر مردہ پھر شاداب ہو مکن نہیں
دام گیسو شہید زنی اسکی لطف حلقہ دار

کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے
کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے

ایک شب سگھائے خواب میں یہی تو کو
پہر میں سونک رہا ہر کھڑکیوں میں کو
پر ویز آب سائے مجھ کو کہن کو تو
پیارا لگے ہے کیلئے سب انہن کو تو
سوار و حو کا پتہ اپنے دہن کو تو
زہنا دل نہ دی کسی بے شک کو تو
ہم دم بیت دے مری ہر کھن کو تو
جس دن نظر پر اترے ناوک نکل کو تو
اے سوز دل نہ مرا لگا نا کھن کو تو

جنت کے سبب مری دل سوٹ ہو
مجنوں کی چشم کا شایبہ صابرینا
حسرت کشوں کا ادھی درجہ ہر شمعین
بیٹھے ہیں جہنما ہر دور اور جی سین
جانا ہو میرے بوسے کا نادان کوئی اثر
کھانا نہ گر گنوں میں چھری ہر حق پر
جانا ہے اوس کشندہ عاشق کے گھر میں
تعلیم ہری رہی آہوے صوم
کیاں جلیں جلیں ہر فرقہ کی کہن

سر دیر میں چڑھانہ شہید ملی کار
کہتے تھے ہم نہ چاہے بت نہ زن کو تو

قیس افلاطون مری دیوانہ بن رہو
سبیل مانع اوسکی زلف پر کھن کے رہو
کیا کہوں احوال لایس کم خن کے رہو
کہ کہ چھوڑے تو غزالان خن کے رہو

شاہدی ہو کم شعور اس ستر کے رہو
کھانہ ریشم کے مقابل اس سببی کم قدر تو
ایک ہوں ہے لاکھ نظر پر سلسل کا جواب
جو کڑی بھولن ابھی مہیا دلاؤن جنم کا

کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے
کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے

کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے
کے سبب پر خفا سے نہ ہوں کہ ہرگز نہ ہوں
میں نے اپنی جان بڑی بے پروائی سے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

اوس بری سے گو شہیدی کو پیر و صل
سانگ ہے ز رقت کا دلق گد پر حاشیہ
رویت یا سے تخت تانیہ

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

اوس بری سے گو شہیدی کو پیر و صل
سانگ ہے ز رقت کا دلق گد پر حاشیہ

رویت یا سے تخت تانیہ

مقام حور کو فروس کے انار میں ہے
مراد کچھ ہو دو عالم اسی شکار میں ہے
ہنوز ماتم فرما دو کوسا میں ہے
ہزار شکار مراد مل مرے کنار میں ہے
کہ جس سے وعدہ نہیں وہ ہی انتظار میں ہے
کھلی بہشت کی کھڑکی مرے فرار میں ہے
ہیں میں ایک کجیاں اوس کچر یار میں ہے
سزا دہ سر و گل اندام برگ و بار میں ہے
کہ آفتاب مری جن سے بنار میں ہے
کہی خزان میں ہو تیل کہی ہمار میں ہے
حد سے آگ لگی بچہ چن دین ہے
ہنو چھو طرف مرے عشق کے قار میں ہے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

اوس بری سے گو شہیدی کو پیر و صل
سانگ ہے ز رقت کا دلق گد پر حاشیہ
رویت یا سے تخت تانیہ

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

نہاں وہ شیخ بر سر دال فکاریں ہے
شہید ناک حسرت جو راہ یار میں ہے
سیاد پوش ہی آیا نظر اٹھا جو ابر
ہر اک رین جو اشک خون مرہ سے گرا
ہوئی ہے شہر میں یہ شاخ آگ آدرت
بس وفات لگی کسی مجھ کی یاد آں
کہانیوں میں جو میں نے سنا وہ چہ نہیں
ہوئے ہیں بزدلین او کی یلور و بوشاک
روال خط سے نہیں جن رو جانان کو
ہمیشہ بھرمین او گلے میں رہا ورنہ
کسی کے دست خالبتہ پر پڑی تھی گاد
جو کچھ باطن میں تھا پہلا داؤ دی تجھے

و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا عزت و منزلت
و کلمہ
سازگار کی سلسلہ میں کیا عزت و منزلت

| | |
|--|--|
| میرزا لون کے توشک سے خلابی کو ہرماں | کانون کے پروے نہیں اگر کاش باک |
| ای خدا میری پناہ ہے اس نیت مخور | ہی میں رک کر شہیدی ہو گیا تو بد مزاج |
| <p>عشق میں کتر ہنسے اور شیر دیا کیے تارونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ میں روئے والوں پر وہی عاشق گریا کی خوش ذوق ہے روئیے بانک و صلیک شہیں ہیں لوہ بگڑا ہے اسکی نرم کا اکرم کو ہم عشق کو پردہ نشین کے عشق کا شہر ہوا اپنے روئے پر جو رحم آیا اسے ہم ادبی عشق میں تاثیر گر کہتا ہے کچھ ابر سعید اُن کے دیوانوں کو بھی کیا ضبط ہوا تھا روئے میں کل رات غفلت مستغرق ہو کچھ میں گریان نہیں ہے ہدی اجب</p> | <p>ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا ہر بر میں برا کے میری خاک پر رویا یار کے پاؤں پر کہہ کر اپنا سر دیا وان گئے تھے آگے ہر دن آہو گھر دیا آنکھ پر رومال اکتر ہم جو دھڑ دیا اوسکے دکھانے کو مل شہم تر دیا ہم حب خون دل و جگر دیا دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر دیا یار اگر پھر گیا ہم بے خبر دیا حشر تک میں میں ب جن و بشر دیا</p> |
| دیکھ جانے کا شہیدی حادثہ ایسا نہیں | |

عشق میں کتر ہنسے اور شیر دیا کیے
تارونے کا نہ ٹوٹا اپنے ماتم خانہ میں
روئے والوں پر وہی عاشق گریا کی خوش
ذوق ہے روئیے بانک و صلیک شہیں ہیں
لوہ بگڑا ہے اسکی نرم کا اکرم کو ہم
عشق کو پردہ نشین کے عشق کا شہر ہوا
اپنے روئے پر جو رحم آیا اسے ہم ادبی
عشق میں تاثیر گر کہتا ہے کچھ ابر سعید
اُن کے دیوانوں کو بھی کیا ضبط ہوا تھا
روئے میں کل رات غفلت مستغرق ہو
کچھ میں گریان نہیں ہے ہدی اجب

دیوان شہیدی

ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا
مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا
ہر بر میں برا کے میری خاک پر رویا
یار کے پاؤں پر کہہ کر اپنا سر دیا
وان گئے تھے آگے ہر دن آہو گھر دیا
آنکھ پر رومال اکتر ہم جو دھڑ دیا
اوسکے دکھانے کو مل شہم تر دیا
ہم حب خون دل و جگر دیا
دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر دیا
یار اگر پھر گیا ہم بے خبر دیا
حشر تک میں میں ب جن و بشر دیا

ایک شب کا لطف برون یاد کر دیا
مر گئے جب ہم ہمارے فوجہ گردیا
ہر بر میں برا کے میری خاک پر رویا
یار کے پاؤں پر کہہ کر اپنا سر دیا
وان گئے تھے آگے ہر دن آہو گھر دیا
آنکھ پر رومال اکتر ہم جو دھڑ دیا
اوسکے دکھانے کو مل شہم تر دیا
ہم حب خون دل و جگر دیا
دو پہر ہنسے رہے گرد و پہر دیا
یار اگر پھر گیا ہم بے خبر دیا
حشر تک میں میں ب جن و بشر دیا

ایک کمال چشمن آید چنان کہ
باز آید و فدا آید ای کادوی زکریا
و دیگر کواد و غیر از این کین سراسر
بی غلبه و بی جاہ و کور سوانہ
کون ایسی نیکو خلق است از انیس
فمن فتنون کاید و سر با ندر کر
کاس کو کھلا یا کین سگ با ندر کر
عقلی کی کادوی سوارا کین
کی کام میں آید چشمن کی
کیون آئینہ صاف کو کین کرنا
زنی کی شیب کو کین کرنا
پاک کین کرنا
اس سندرے کو کین کرنا
هم چرخ بنی کو کین کرنا
بہا میں سگ کین کرنا
اس حاضری کو کین کرنا
انگارہ دین کو کین کرنا
نظارہ کو کین کرنا
چو کون آئینہ صاف کو کین کرنا
ایں شمع پوری دین کی پرواز کرے گی
کیون دیکھیں گے نرو و کنگار وین کے
ہم کچھ کو نظارہ جزا نہ کریں
عین میں سر دست فیل ہوں پورا
س من کے برو دوش کا اہل کار کے
آغوش کا شوق ہو سونے کی گے
نہا کیے ہاتھ او کی طرف دیکھیں
کیون یاد میں ہم الفت و جاہ کریں گے
جو کی نہیں ہم الفت و جاہ کریں گے
شغاف و عشق کی گے
کیچ خوش فزون کی گے
جو کچھ ہے دل اس کے
چشمن کی گے
چشمن کی گے
چشمن کی گے

| | |
|------------------------------------|--|
| خلفت زینس یاد تر چھین گے ہیں آہ | خود و جوش سے مو ترک تین آہیں آہ |
| شعاع زیر دھان سادہ بدن تہہ زن ستار | اس مہجور کے کچھ نام خدا کیا دھج |
| تا کہیں سببت جز زمین زمین آہ | تو ہیں شوکی شہلی پہن لو ہے طوق |
| سخت جانی کر یہ جان لاکھوں آہیں آہ | نیچہ ٹپکا ہے قاتل کا نہ کیوں مجھ کو ہر فکر |
| زیر وزمین کہاں جا کہیں آہیں آہ | بسے پوچھو زمین پوشو نہیں گندہی آہی |
| یہ لاری میر کرنے کا چہر گن میں آہ | دیکھ کر تیر اپنی کہتا ہے و دھو تیر چہاں |
| روہی جو تو عجب کیا کو کہیں آہیں آہ | نیشہ کو بھانی کر اور شیر میں لگا کر زار |
| آج جو ہو سو قاتل کل میں آہیں آہ | لاکھ ہر میرے خون کا ایک بخر ہوتا |
| ابر دون کا عکس ہوں نہیں آہیں آہ | باندھ کر چار آئینہ نکالو دو خونوار خلق |
| اس لال میرم کو نہ بت عن آہیں آہ | آب ز سر خیز قابل یہ لکھنا چاہیے |
| خجہ انگلیوں سے تلخ نارون آہیں آہ | شوق اس سناک کو ہے آہی دست تار |

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| ای شہسادی اب یہ پوشیدہ ہو سو حشر تنگ | کثرت بیکان سے ہر تار کشن آہیں آہ |
| جی جا ہے گا جیکو اسی جا با کر نیگے | ہم عشق و ہوس کو کبھی کجا نہ کر نیگے |
| کیون دل سے نہ مٹ جا بگا ایزیشہ حرن | جب ہم نے یہ بھانی کر تھ نہ کر نیگے |

آغوش کا شوق ہو سونے کی گے
نہا کیے ہاتھ او کی طرف دیکھیں
کیون یاد میں ہم الفت و جاہ کریں گے
جو کی نہیں ہم الفت و جاہ کریں گے
شغاف و عشق کی گے
کیچ خوش فزون کی گے
جو کچھ ہے دل اس کے
چشمن کی گے
چشمن کی گے
چشمن کی گے

بازو خانستان میں کچھ شہر ہیں
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر

بازو خانستان میں کچھ شہر ہیں
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر

| | |
|--|---|
| ایک ونگلنگلی تھی اسے دلیہ انقباض میں ایک عشقون میں ہوا میرا نش شیرین زبان راتے میں میں اور بھی و | ہنگام صبح تک نیچے مہات ایل ہے پھر کیا مشاہد مری و سو کنول ہو دستی چڑھیں کو کہیں ایل جیل ہو خشب شکر لبوں کو ہماری منزل سے |
|--|---|

| |
|--|
| رہتے ہیں آپل میں شہید می کے راتوں پر اجتناب کیوں تہیں اسکی بغلی سے ہے |
|--|

| | |
|---|---|
| شہید کر مجھے دینا ہے گرد و خالی ملا نہ منیکہ سے میں شب جو شیشہ ساغر گر ایک تار جی ہو تا مرے گریبا نہیں حصول گر یہ سے اسی چشم پر تصور یار بدن ہے شیشہ ساعت تو دم ہو کر ایک | وہ نہ جای وار ترا ترک جگہ خالی لگا کے اوک ہی میں کیا سب خالی نہ پھیرتا تجھے اسے سوزن رفو خالی ہنیں شمار عبادات میں وضو خالی اب اسکو خواہ بھر جان اوکو تو خالی |
|---|---|

| |
|--|
| بڑا ہوس تھی کا کھال کے اوپر کھڑے تھے آج شہید می لیر سب خالی |
|--|

| | |
|---|--|
| زعمی کی کریم جو چھاتی ہوئی غافل تھی آرام دل گراو پر کے بدن میں ہدم | وہ مردہ کہلاتی ہے جب آگھ ہوا ایل تھی آج ہے طوق ہر اگر م سلاسل تھی |
|---|--|

بازو خانستان میں کچھ شہر ہیں
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر

بازو خانستان میں کچھ شہر ہیں
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر

بازو خانستان میں کچھ شہر ہیں
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر
میں سے ایک شہر ہے جو کہ شہرِ شہر

دوستی سے ملنے کے لئے ہر لمحہ تیار رہنا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 نو جاوہ گر جہان ہو وہاں اک سنگین
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

سہاگیا جوان ہوا کہ اس کا بچا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

| | |
|---|---|
| وہ سودا کی ہون بچھا نیکو سودا چھوڑ ازل سے بزم جہان میں استادین ہر ملوں گریہ کی کل صفت نعلین میں ہر دلائی باد کیوں اس کی نہ اٹھتے بیٹھے ہو غنیمت ہو کہ او سکودو در میں دیکھتا ہوں اکیلا اسکو گریاؤں میں حال لی اپنا ہمارے گرد یہ سرشار نے تاثیر بھی کی | یہاں تک سر پہراؤں کہ اپنی عقل کہ بیٹھے نہ اسکو منہ سے نکلا ایک دن اس کو بیٹھے دبا کر گوشہ مند تراخیر آج گو بیٹھے اٹھو کیا کیا نہ ہم پر ان کو کس کو رو بیٹھے نصیب یہ کہہاں میں گھر میں ہاں کہ بیٹھے وہاں رہتے ہیں ہمراہ تو ہمیشہ ایک رو بیٹھے کہ اس جان جہاں چھوڑی ہم تارہ دھو بیٹھے |
|---|---|

ملنے کے لئے ہر لمحہ تیار رہنا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

| | |
|---|--|
| عاشق کی طرح تجھے طبعیت نہیں پرتی وہ کوئی شب ہی کہ تصور میں رہے یاد سنتے ہیں ہر اکرتے ہو تم اتوں کو گھر گھر باقوتی لب میں جو ہماری یہ اثر ہے اسی شمع نہ ہو کجا جھے جل رہے اپنی محفل میں نہ گل جیسے ہر سو نظر دیکھا کر | گر جو رات آئے تو نیت نہیں پرتی آکھ ہوں تلے اک چاندی صورت نہ پرتی افسوس ہماری کہی قسمت نہیں پرتی مے پینے سے منہ کی مری رگت نہیں پرتی اب پیر معاف ہے مری جیت نہیں پرتی اس لطف سے گلزار میں گہرت نہیں پرتی |
|---|--|

دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا
 دیکھیں کہ بڑا سے نصیب نہیں ملتا

نہایت خوش کا چہرہ بود من شب
سب چہرہ دین چہرہ عافض نشان
سین اسلامین انکار را در دہر زین
سین بسین چہرہ ملک ابان
نسل گل بسین چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون

شکر کے دن ہی ہر برین کن ہنر شکران
کوہ آتش جو رنگ گین جنوں شمع سر
ہر قدم ٹھوکر ہر سنگ لعل راہ عشق میں

یار کے کوچے میں چلتے ہیں تہیدی کس دہش
فصل گل صحن چین میں مرغ بے پر کیا چلے

| | | |
|--------------------------------------|-----|--------------------------------------|
| بیش ہر برگ طرب ہو کوہی یان ہے | ولہ | عیش جنت میں سو خر ہو سلیمان ہے |
| ای پری توجہ ہر آن دہن گریزان ہے | | ناز کیا کیا نہیں کرتے ہیں پری آن |
| فصل شست فقط تنگ ہر زندان ہے | | ناز کیا کیا نہیں کرتے ہیں بیابان ہے |
| فرا وشت ہو گمان کرتے ہیں بھینس نیا | | رم نہیں کرتے ہیں صحران میں نزالان ہے |
| ای خدا کر کے مین قتل میں دفن کریں | | تاقیامت نہ چھٹے کو چہ جنان ہے |
| آسین اور ہم میں رہا رطلیر و گمان | | گاہ آغوش میں او گاہ گریزان ہے |
| رو برو ماہ کے ہی کاش کتان پوچھیں | | چاک ب ہو نہیں سکتا ہے گریبان ہے |
| عسکدو ناخستہ ہواں قسمت کی کرتا | | شکے دا غط نے بیان شب ہجران ہے |
| باپ کے ملک میں دعویٰ اسی خزانہ کو ہے | | کہہ گیا روز لکان میں رضوان ہے |
| اس ہر سولطاف میں پر کیا کر جنان | | سامنے چشمے رہا ہر وہ بہان ہے |

چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون
چہرہ برون چہرہ برون

دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات

دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات
دل کی بات

افسوس کہ یہ سب ہی تو زینت نہیں تھی
 ہوا و سوا کہ ہے فریب نہیں تھی
 اوجی بیکار تھی کہ بیکار بن گئی
 ہر مری دل سے بیکار بن گئی
 جلتا کی رضا سے بیکار بن گئی
 لطف سے بیکار بن گئی
 اسی وقت سے بیکار بن گئی
 ہر غم سے بیکار بن گئی
 افسوس کہ یہ سب ہی تو زینت نہیں تھی

| | |
|--|--|
| گر گذرتے خون اپنا ہم تری زینت بنا وہ بہ بون پہنے سے سحر شکر جی اگر سہی ہر تھنے زحیر شہر کاں کو گود کی عمر ہر کا خواب ہو یا یہ نصیب تو پا شمع روشن ہے ہو یا قوت کو فنا ہو اس کی مژگان کو گر کہہ ہی نہیں میرا خیال سر مر سے سنگ فیاں بیا کی تیغ نکلا د ایک گل اس شام نازک کہ ہو بار گراں بشتہ لاکھ عشق کا کچھ کم نہیں جبریل سے | خیر یہ گدنی تھی شمشیر ستر کے تلے اسے جنوں کو جو بکھو بٹھایا تھا ستر کے تلے آتشیں ہل سے ہمارا ویدہ تر کے تلے گر کہی سو یا ہوں کھڑے قدیں کتر کے تلے یوں دو عارض میں عیاں لبت ستر کے تلے کب ہو مرم گراں لاکھ شتر کے تلے خط سے وہ آئینہ خسار جو ہر کے تلے مفر خرابا ہے اوس کا ہاتھ ساو کر تلے مثل سایہ کے دو عالم ہے مری پر کر تلے |
|--|--|

افسوس یہ سب ہی تو زینت نہیں تھی
 زندگی میں دم نہ مارا اس بھر افسر کے تلے

| | |
|---|--|
| دلجوئی عشاق سے دوست نہیں ملتی آسان ہے دیان مجھ میں نہ کہ کوٹھا دیتا ہے اگر زمر مارا سے شکر آسمین ہر شکل مری فیس کے نقشہ سی مشابہ | دلہ یا مارا سے اپنے تہین خست نہیں ملتی صورت سے پر اوسکی مری مست نہیں ملتی بے زہر شکر میں مجھے لذت نہیں ملتی بلی کی پر اس شوخ سے گرت نہیں ملتی |
|---|--|

اصل کی کاشت شاید نگرین تانا چاہیے
 زینت شربت پیم گردوں سے چھپا نا چاہیے
 گردن بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی
 غم سے بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی
 تو بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی

دولان شمشیری

غم سے بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی
 دلجوئی عشاق سے دوست نہیں ملتی
 آسان ہے دیان مجھ میں نہ کہ کوٹھا
 دیتا ہے اگر زمر مارا سے شکر آسمین
 ہر شکل مری فیس کے نقشہ سی مشابہ

زینت شربت پیم گردوں سے چھپا نا چاہیے
 گردن بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی
 غم سے بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی
 تو بیکار بن گئی کہ بیکار بن گئی

بہارِ حیات و شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح

| | |
|---|---|
| نیت ہون ہم بجزین لہی جی کی طرح پیرنگہ میں سو تغافل ہون نہان سایہ کو افتادگی میں بجٹ ہے لاشتہ مجنون کے گرد آ کے غزال نہرا نگہوں کی بریان ہو او نسخہ صحت مرا کہتا ہے صداد داسن قاتل پہ دوڑاتا ہوں ہاتھ عشق نے یوں عقل کو گھیرا میا رکھیں کس کس پریش پر رحم مگر گرم رفتار ہی میری ہے یقین میری گردش کا اثر ہے آسمان عاشقوں کا دین و ایمان شکوہ آہ آتش و دوزخ گل افسردہ ہے کر کے تو بربائی بن مانگے شراب کوہ پر الماس کے ہر راہ عشق | گرچہ اہون خانہ خسار سے سادگی نازان ہے اُس عیار سے میرے ویران خانہ کی دیوار سے سہ رنگوں بیٹھے تھے ماتم دار سے کیا چپیا تا میں گز کہ منجوار سے گلر خون کے نرگس بیار سے شوق ہے کیا زخم دامن دار سے مست چٹے جسطح ہیشار سے سینہ رگڑیں تختہ زنگار سے دشت میں شعلہ آتشیں ہزار سے ہو نمود وائرہ پر کار سے ہیں وہ فارغ مسجہ و نزار سے میرے دل کی آتشیں گزار سے ہے دعا مقبول استغفار سے تجھ کو چاہت سینہ انگار سے |
|---|---|

بہارِ حیات و شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح

دل کو تیرے چاروں طرف سے
دل کو تیرے چاروں طرف سے
دل کو تیرے چاروں طرف سے
دل کو تیرے چاروں طرف سے

بہارِ حیات و شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح
چند روز بعد از شادی و نکاح

و کہ
سفلوں کو دنیا چھوڑ کر جو ان دریا کا
بین ہون عاشق چھوڑ کر علم و کمال
بست کو بود و بیدار کو امان در کا رہے
عالم نقو میں ہی آسمان در کا رہے
آسمان پر اس نیلی سوز شمع شکر
دشت میں کھنکھان در کا رہے
چاک کی دشت میں چا سہ دریا کہ واس
پارے آبا ہون سچا بادیان در کا
شخص کو بھی اسجا بادبان در کا
آب ہی سہم شکر در کا رہے
کب ہو کہ

چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی
چشمه جی آفتاب کی تابانی

| | |
|---|---|
| چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں چکیر روز شتر تک نامہ دیکھا کہ طور اہلین ہرجا تاپت پردہ سیکڑن اشراک جیسے ہوتا ہی دھرت در کا تیر انداز کو تاگی زخونی بیان گل خند گل ان جناح نار کب شل جس تہا دہن ہو ہو سکے قتل کر دشمن کو غافلکی خصوصیت ہر کیا | عجم کہان شیشا ہر جگہ صبر جہان در کو ہر سنگ اوس شعلہ کو ہر پر آستان در کا ہر اوس کے کو چیرین رخو گرگی دکان در کا ہر نار کرتے وقت محجوب آسمان در کا ہر مشک جھک اور اوس کو زخمران در کا ہر حال دل کہنے کو دیر سے زبان در کا ہر گر تھے توار ہی کا امتحان در کا ہر |
|---|---|

| |
|---|
| نخل نام کی نہیں پردہ ہماری قبر کو یرت نون کو شہید کی کیا نشان در کا ہر |
|---|

| | |
|--|--|
| شاہل میں شیکہ لگی ہنر بوی نہیں گئی ہر دشمن سر کا فوسکی شوق نگر نہ نہی کا بلا کو اوسکی خبر ہر کہیں کہیں کو مشوق کیا شوق لڑوہ کو بایں ریاضی شوق پر مطلب کی چوکر ک تیرین ہر جگہ نہیں گریں حال کو آگوا لگی ہو پاک جی ہاں روشن شمع پناہ کی زیر دھن | ابھی ہم خدا ہی غنچہ نیم جوہی نہیں گئی ہر گمان ہو کر تلو کہیں کا سورہ بری نہیں گئی ہر ہنر کا نون میں آئی کر گنگوہی نہیں گئی ہر برائیں کیا نون بچوں دھن نوحی نہیں گئی ہر کھلے کھلے ہو پنے پیل کنا جوہی نہیں گئی ہر حرم عزت کر آ پر دن شمال قوجی نہیں گئی ہر |
|--|--|

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

دولان شہیدی

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں
چشم عالم میں نہیں نہ ہو خوشتر نہیں

۷۲
 کمالیہ خانہ
 اسی شہیدی شاعری میں تجو اعجاز
 اسکی نخل میں شہیدی کو عجب اعجاز تر
 ہستی مہم سہی اس کے حال ہے
 وہ کتر قافس میں کج بزرگ کے
 آفتاب شریک کال گھاسی چھا گئی
 درد کم و دی سے نالان دل نمی مرا
 طیش میں اگر عہدہ کا کسے بتا ہے تو
 دو عالم میں مقدم کیون سمجھیں غمگسٹم
 دل بیت بھی مسنت میں چھکے برابر ہو سکے
 ہے عذر جیسے طاعت حق گز ہو سکے
 ندہ سے آفتاب برابر ہو سکے
 جس ناز میں سے فوج کہو تر نہ ہو سکے

| | |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| زندہ ہوں دہائے مردہ کی تیرا شرف | ای شہیدی شاعری میں تجو اعجاز |
| آہستی ہے غمگسٹم کو خافت گدا گیر قہار | |
| اسکی نخل میں شہیدی کو عجب اعجاز تر | |
| ہستی مہم سہی اس کے حال ہے | دل جسم غمگسٹم کا تن لاغرم راہر مال ہے |
| وہ کتر قافس میں کج بزرگ کے | غیر ہے میرا نفس سوچ تبسم حال ہے |
| آفتاب شریک کال گھاسی چھا گئی | آہ یہ کس رویم کا نامہ حال ہے |
| درد کم و دی سے نالان دل نمی مرا | چہین لفت یا میں پی شک کا یہ حال ہے |
| طیش میں اگر عہدہ کا کسے بتا ہے تو | آپ ہی قاتل زح گونگ تیرا مال ہے |
| دو عالم میں مقدم کیون سمجھیں غمگسٹم | ای شہیدی ماہ ماتم سے شردہ مال ہے |

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| فل کے جانے ہی چمن سے جان دی لہلہ آہ | |
| ای شہیدی یا ربن جنیا بہت شکل ہے | |
| اوس نگدل سے رجم کسی پر ہو سکے | دل بیت بھی مسنت میں چھکے برابر ہو سکے |
| فانے تو تکی یاد سے دم بھر ہو سکے | ہے عذر جیسے طاعت حق گز ہو سکے |
| جلوہ سے بار کے ہے زمین رنگ آسمان | ندہ سے آفتاب برابر ہو سکے |
| حیرت ہے کیونکر اس کی نامہ بر قتل | جس ناز میں سے فوج کہو تر نہ ہو سکے |

یہاں پر ہونے والا حال
 اور دن کو فکیر ہے نہ ہوا حال
 چہ کہو شرم سا رنگت رہے ہو سکے
 میرے محیط کس سے فخر ہو سکے
 تجلیت مساحت اوس کی کندہ ہو سکے
 تاج نواں سے زندہ فانی ہو سکے
 جہنم تر جہان سے مہر ہو سکے
 دوقی سے جہنم سے جہنم ہو سکے
 انصاف تجلیت داہر ہو سکے
 سو نہ سال زلف مہر ہو سکے
 تجلیت سے اب ہو سکے
 کمالیہ خانہ شہیدی

کمالیہ خانہ
 اسی شہیدی شاعری میں تجو اعجاز
 اسکی نخل میں شہیدی کو عجب اعجاز تر
 ہستی مہم سہی اس کے حال ہے
 وہ کتر قافس میں کج بزرگ کے
 آفتاب شریک کال گھاسی چھا گئی
 درد کم و دی سے نالان دل نمی مرا
 طیش میں اگر عہدہ کا کسے بتا ہے تو
 دو عالم میں مقدم کیون سمجھیں غمگسٹم
 دل بیت بھی مسنت میں چھکے برابر ہو سکے
 ہے عذر جیسے طاعت حق گز ہو سکے
 ندہ سے آفتاب برابر ہو سکے
 جس ناز میں سے فوج کہو تر نہ ہو سکے

شمع کا شعلہ ہر رخ قد شمع سا بھر کا دھلا
جلود دکھلا کر نکال لی دل عاشق کے خا
نہ دھڑکی زبان پر یا مجسم ہو گئی
شمع کہ تیری قد کو گلہ لائے بزم میں
رنا جب تک ہوتی تھی تیرا دل آرا بجان
تشتہ سجھا گلہ کو اور زنا جانا رشتہ کو
شہ سو روٹ ہوئی ظلمت میں اہ عشق طے
ملکے دشمن دوست کو دشمن بنا و دشمن کو
آکے تیرے روبرو دشمن کو لازم نفع حال
رو رو روشن ہو کر اسکندری آئینہ میں
شمع و جو زین دین پر تجھے دیکھے کہے
ای پری بیکار ہو فائوس تیری بزم میں

تجھ پر سویم بر پچھتی ہر روشن شمع کی
لو نہ سمجھو اسکو ہر زنیہ ہون شمع کی
ما تم پر دانہ میں آوار شیون شمع کی
غل سے دی تشبیہ ہر شمع کی شمع کی
زہر گانی شمع کو ہوتی ہے شمع شمع کی
وضع تیری ہی نظر آئی بہمن شمع کی
جادہ روشن ہے منج نعل قوس شمع کی
دوست ہر دشمن تو دشمن بنا و دشمن کی
و مہم پیچھے تری نعل میں گردن شمع کی
بزم آہن میں بنے قندیل آہن شمع کی
کس نے روشن در میں بالا تو روشن شمع کی
حفظ کو بنی ہے سوج باد روشن شمع کی

دل میں بھر کے مجھ پر کی تش نہیں پروا سے یا
کب تک محتاج اور شہید کی بزم گلشن شمع کی

جلا سے ہر وہ مرے خط کو بھرا کر پڑے ولہ نہ بد گمان ہو کہ میں کوئی تار کر پڑے

کس کی شمع کا سامان ہو چھوٹا
میں نے دیکھا اس کا حال
کس کی شمع کا سامان ہو چھوٹا
میں نے دیکھا اس کا حال

چار دن قریب میں جوں جوں ہی چوٹی
نہن دن قریب میں جوں جوں ہی چوٹی
چار دن قریب میں جوں جوں ہی چوٹی
نہن دن قریب میں جوں جوں ہی چوٹی

ای تعریف میں شاکر ان ہر دوستان باقم
کہاں کہنے والے نے کہ غنیمت پناہ میں
قیامت تک ہم اسکی فکر روشن نہ کرنا
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی شمع کی

ای تعریف میں شاکر ان ہر دوستان باقم
کہاں کہنے والے نے کہ غنیمت پناہ میں
قیامت تک ہم اسکی فکر روشن نہ کرنا
ایسے جو تیرے باطن میں شمع کی شمع کی

خالی سے مذاق اس غزل کا
دوم سب سے پہلے پریم کا
اوس میں کی کوئی غزل کا
میں نے سب سے پہلے پریم کا
دل دینے میں سب سے پہلے
میں نے سب سے پہلے پریم کا

دلیل آتش و تپ ہے ہم بڑی فرشتوں کی
اگر فاشق ہو البتہ ہو محبت رو سیا ہو

نامہ

| | |
|--|---|
| شیر ذہ خاطر پریشان بانیش و نشاط قیامت دایم رہے تم کو شادمانی غم کھانے کو ایک ہم مین کیا کم تم خوش رہو ہم موہیلا سے یاں خبر نہیں نہ خیریت ہے سراون میں گنا کیا ہوں تارے دن کو مجھے کاروبار غم ہے رہ رہی دلین آئے و تارے کیا تھا اور آہو ہو گیا کی خلق پر میرے بیخ رانی یار و نہ بے ہو شکست ہا ہی | سرد فتر اشتیاق کیشان اللہ رکھے سچے سلامت گو کہ جن میں تاس ہے پانی تازیت ہو نہیں کوئی غم اپنی ہے ہی دعا خدا سے مطلوب کہ تمار ی عافیت ہے جس دن سے آؤ ہر کو تم سدا رہے خجسم سے جو شب شمار غم ہے جی نکلا ہی تن سے جا ہی جو تارے اکبار نصیب سو گیا کہ اک سفر کی تم نے مٹانی پاٹ مجھے صبح دیکھت ہی |
|--|---|

کی سکا میں آہ سال اپنا
انہ میں ۱۰ دھ سال اپنا
میں نے سب سے پہلے پریم کا
میں نے سب سے پہلے پریم کا
میں نے سب سے پہلے پریم کا
میں نے سب سے پہلے پریم کا

دو زبان بھید

وصل اوس کا حال شہر سیدی
مکن کر کے حق حال اپنا
آج چند سوزن سے ہم پر ہے
جیتوں کو نہ آرا
خاک بر زمین نہیں ہے کوہن اس
پر رست ہی سے سفر ہے پاس
قدرت جو دیکھانے پر وہ آئے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے

میں میں تجھیں مجھے لا لائے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے
میں میں تجھیں مجھے لا لائے

[illegible]

کرب و دل میں ہستی ہی کی شریک ہو
 دل سے کھلے بھلاؤں کا محبت اون کی
 صورت ایک ایک کی جب یاد آئے وہی
 آہ و زاری کہ کرب و غصہ ہر گاہ
 کہ گاہے سر پہاڑوں کا سر پہاڑ
 خون دلوئے گی وہ نہ ترک شہلاہ
 ہو پیران کہ سگی زلف چلیں چہ
 یاد جب آوے گا چاند سا مہر
 ہونے پر کہ مری صورت ہوگی
 دیدہ و نام نہ کے ہاتھوں
 ہاتھوں

| | |
|---|---|
| کہ رسول آپ نے خبر کئی دو دھار سے لیئے | |
| دکھائے پرتھا وہ تیغ زبان کے کچھ جہر | کہ اک حریف نو در جھٹ ہوا کہ |
| کھام کرنے میں سمجھا جو سوطح کا شر | تو کیا کہوں کہ وہ منہ سے تو کچھ بولا |
| نگاہ میں بولین کہ کہتے ہو کیا اعتبار لیئے | |
| یہی مطیع شہیدی کہ ایک مدت خلق | وہ لے ہماری اگر آئے دیگر شان و شوکت خلق |
| رنا وہ سب سر کر سے کج اپنی عزت خلق | لبان گوہر دریا ہوئے ہیں جرات خلق |
| سکن کے واسطے ہم اور سخن ہمارے لیئے | |
| خمسہ بر غل جرات | |
| یاد جہم مجھے یہ عیش کی صحبت ہوگی | آہ و نالہ سے نہ اک فور فرغت ہوگی |
| زیست دشوار ہے جب دلوں کو ادیت ہوگی | کل وہ گھر جائے گا تو سخت بیتا ہوگی |
| جان رخصت مرے تن سودم رخصت ہوگی | |
| کیا کہوں آدھو احوال مرا کل ہوگا | عشرت و عیش کا دروازہ مقفل ہوگا |
| اپنے عہد سے ہر اک عضو معطل ہوگا | جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا |
| پھر مری چشم میں کیا خاک نصارت ہوگی | |
| مقرر ہی ہوگی چشمہ سیما کی شکل | موج غم میں پھنسے گا پر تو نہ تاب کی شکل |

عارف طوفان بہوں کا
 سناک سینہ پہ لگاؤں کا الم کے
 خاک اور مادن کا بہت و زخم کے
 طہر نہیں دیکھوں گا نہیب و سکو تو غم پائنتوں
 آہ مسامدی دلی شامت ہوگی
 بہتر غارِ ناز دل چھٹا جب اوسے کا یاد
 از غم سے مولیٰ جلی جیجا جب اوسے کا یاد

| | |
|------------------------------------|----------------------------------|
| دو نیم روز اگر مہرے منہ چہا وریگا | ترپت نزع کے بتر یہ بکھو پا وریگا |
| امید کل تھی کہ تشریف آج لاوے گا | جو آج کل کی طرح سے تو بھرا وریگا |
| تو دل کو کل مرے اسے پیچہ نہ آوے گی | |
| وہ سنگدل ہے تری جان کا عدو ہر نہ | عجیب ہے تھک کو سفارش کی اندوہ نہ |
| ہوئی اس شہید کی گفتگو جہت | نہار درو دل اپنا کہے کا تو جہت |
| پہ او سکی سنگے کہی چشم بھرنہ آویگی | |
| جمنہ بر غزل عطا | |
| شب وعدہ پری وفا کی ہے | دہوم آفاق میں گھٹا کی ہے |
| منہ میں تانہیں پس ہوا کی ہے | آمد آمد جو اوس ہلا کی ہے |
| مہر بانی سی پھر چندا کی ہے | |
| ست بے مے ہے نرگس خندان | بن نہائے وہ زلف ہے پچان |
| سرخ رہتے ہیں لعل کے پان | خود وہ پنجہ ہے غیرت مر جان |
| زہین بروا آسے حنا کی ہے | |
| تھک شیریں تھی کوہ کن شیریں | تھک شیریں ہے سیتن شیریں |
| جسکے بوسے میں ہوں دہن شیریں | اب سے نکلے نہ کیوں سخن شیریں |

نہیں اس کے بیان دیکھ کر
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے
 شوق سے کس طرح یار کو کہے

تو دل کو کل مرے اسے پیچہ نہ آوے گی
 عجب ہے تھک کو سفارش کی اندوہ نہ
 نہار درو دل اپنا کہے کا تو جہت
 پہ او سکی سنگے کہی چشم بھرنہ آویگی
 جمنہ بر غزل عطا
 شب وعدہ پری وفا کی ہے
 منہ میں تانہیں پس ہوا کی ہے
 مہر بانی سی پھر چندا کی ہے
 بن نہائے وہ زلف ہے پچان
 خود وہ پنجہ ہے غیرت مر جان
 زہین بروا آسے حنا کی ہے
 تھک شیریں تھی کوہ کن شیریں
 جسکے بوسے میں ہوں دہن شیریں

میں نے بھلا کے تھک کو سفارش کی اندوہ نہ
 نہار درو دل اپنا کہے کا تو جہت
 پہ او سکی سنگے کہی چشم بھرنہ آویگی
 جمنہ بر غزل عطا
 شب وعدہ پری وفا کی ہے
 منہ میں تانہیں پس ہوا کی ہے
 مہر بانی سی پھر چندا کی ہے
 بن نہائے وہ زلف ہے پچان
 خود وہ پنجہ ہے غیرت مر جان
 زہین بروا آسے حنا کی ہے
 تھک شیریں تھی کوہ کن شیریں
 جسکے بوسے میں ہوں دہن شیریں

لکڑی ہو تو سین پر وہ دم میں لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی
 اس کو کہ لکڑی کی لکڑی لکڑی

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| عصیان سے مراد اہل کوہ ہے | ہاں چشم شمع کی طرف گہر ہے |
| خاک کو کہ لاکھ لاکھ لاکھ کا شغل | یاں ورد محمد رسول اللہ ہے |
| رباعی | |
| کب میں نے پیاسا غریب سے روک | شرمندہ رہے شہنشاہ وید و آب |
| سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ | اسے عشق پلا پیشہ خورشید سے آب |
| رباعی | |
| بہتر مرغی طاعت ہو یا عصیان | خوشتر ہے کہین کشری ایمان |
| مرشد ہے مرا جو دشمن دین ہو میرا | بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان |
| رباعی | |
| قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا | بائل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا |
| نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ | سائل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا |
| رباعی | |
| کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے | میدان میں ہوا بجا ہیمبر کرے |
| ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے | سہ دن میں کروں دو گاہ تیر کرے |
| رباعی | |

عصیان سے مراد اہل کوہ ہے
 خاک کو کہ لاکھ لاکھ لاکھ کا شغل
 کب میں نے پیاسا غریب سے روک
 سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ
 خوشتر ہے کہین کشری ایمان
 بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان
 قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا
 نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ
 کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے
 ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے

رباعی
 کب میں نے پیاسا غریب سے روک
 سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ
 خوشتر ہے کہین کشری ایمان
 بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان
 قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا
 نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ
 کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے
 ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے

رباعی شہنشاہی

رباعی
 کب میں نے پیاسا غریب سے روک
 سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ
 خوشتر ہے کہین کشری ایمان
 بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان
 قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا
 نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ
 کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے
 ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے

رباعی
 کب میں نے پیاسا غریب سے روک
 سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ
 خوشتر ہے کہین کشری ایمان
 بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان
 قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا
 نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ
 کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے
 ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے

رباعی
 کب میں نے پیاسا غریب سے روک
 سیلاب ہوں جھدر پڑے شہنشاہ
 خوشتر ہے کہین کشری ایمان
 بہتر نہیں اب کوئی ولی شیطان
 قایل ہوئے اک صنم کے وہی نہ ملا
 نہم جیسے تمام صنم میں اسے اللہ
 کیونکر ہو صنم سے دل مضطرب کرے
 ہفتاد و دو دن کا ہوا دل سے

فرائد معطلہ محنت کی جو بل ہے
 یہ ہم پر ہے کیا عجز کہیدری اگر ہو ہے
 مطلع

CE

کتابخانه عمومی خواجه نصیر الدین اشعری
تاسیس ۱۳۸۵

شاہ کمال خان

١٠

| | |
|---------------------------------------|---|
| سہو اسے مار پڑ ظالم کچھیرے بال کچھیرے | بچے کیوں کر یہ قصیدہ دل کے وار جمل کچھیرے |
|---------------------------------------|---|

مطالع

اس قدر مہوش ابھی میں سرگرداوا ہوں

16

وہ گل میں کیسے کہہ سکتا ہے۔ سیرنگ ہزاروں ہم

16

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|
| ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ | | | | | | | | | |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |

| | |
|----|----|
| 11 | 16 |
|----|----|

سنگدہشتو ہے اور حاتمے کہہ سکا

1-16a

مکتبہ اہل بیت (ع) لاہور

ن کی کس بے خاموشی کے لیے طرح طرح کے

طالع

| | |
|--------------------|----------------------|
| مورخ ہے پروانہ رقص | مناشی پری دیوانہ رقص |
|--------------------|----------------------|

١٠٠

[illegible]

سید احمد علی خان

این کتاب از قلم مبارک حضرت مولانا محمد باقر خاوری

✓ ✓ ✓ ✓ ✓ ✓ ✓ ✓

این دو کتاب این گویا این
 سلسله بر دو سو
 سخن فزون کلامی
 سخن اوس سخن
 بی بر کران
 بیان به خدایان
 بجایه که چون
 علی ابل که بر
 درین سخن
 سخن فزون کلامی
 سخن اوس سخن
 بی بر کران
 بیان به خدایان
 بجایه که چون
 علی ابل که بر
 درین سخن

دل الی حبس بر کمر از
نفس عشق که در غایت
پند حاطره ایون گوید و علم
نباتات پرستی سحر بود و دانش
شبهه های قوی است و اینک گاه
که آیین دل سے یہ وقت دعا ہے

میرزا انجیدی

نین و سلمان جب تک کہ ہر فایم
 نہ اوندہ ہوا اور کج عیش دہم
 ستارہ بخت کا بیت آفت میں
 ہمیشہ دامن مقصود کف میں
 خاتمہ الطبع
 سرورین

خانمہ
آرام علیہ السلام
زبان فرنی اقران
مکرمہ علیہ السلام
وزنیت واسطی

ہمیشہ تشنہ خون لشکر بہرام
 وہ خونِ سسجِ اعدا میں نہان ہے
 گلے میں ہے لباسِ شادی فتح
 بوقتِ نصفِ بویِ ضمیر ان ہے
 کھلے ہر سو ہزاروں غنچہ دل
 در دولتِ پدِ حافرِ سوکھنِ نور
 یہ سان و کیا کمالِ نورِ دانی
 گر ہے بپہ کیساں لگو شفت
 کہا جو شعرِ بے عالم میں مقبول
 تفسیدِ شکِ خاقانی کہیں ب
 رہے یارب ہمیشہ زیب ہر زبر
 لکھی دیکھی ہے شہبازِ لک
 معانی پر بیان کے سوا
 نہایت ابلغ و افصح کن
 فصح افزا گستاخانِ بادِ

نیام سرخ میں خشنندہ مصمصام
 نیام اوس تیغ پر رتھا کوہاں اس
 زبان پر ہے مبارکبادی فتح
 دم کین آب شمشیر روان ہے
 نسیم خلق سب خلعت کو شامل
 نہر و دوست اہل علم پرور
 سنی اک عمر پھیلون کی کھانی
 کب اہل علم کی ہے اسکو حاجت
 و خود ہے جامع حصول مشغول
 غزل میں سعدی ثانی کہیں اب
 کیا اک شنوی کی نظم کا غرم
 سخن کا رتبہ پہونچا یا فلک پہ
 نئی تشبیہیں نادراستعار سے
 نژاد ان تصنیع سے اوضح کما سے
 طرب پیر اخیان حسنائع

ہزار سالہ افغان کردگار
 زمان فرخی ایران شہسپیدی شاعر
 کمر سنج و سخندان کا دیوان بصیرت
 وزینت واسطے تفریح خاطر شائقین
 سلج جو سر سبز دہلی میں گہن میں
 کا پر وازان باہتمام مکتبہ دہلی
 شہریت غنشی دہلی شراپہ صاحب
 حیدر شاعت سے مبین ہو کر مکتبہ شیش
 خاص اقامت سے مبین ہو کر مکتبہ شیش
 سے اُمید ہے کہ علی عبداس دیوان کو
 خرید فرما دیں اور بکھلا دیں